گفتا کہ بکشا چشمِ بصیرت — ادہم حقیقت ادہم مجازے
رفتم کہ عالم چشم بپایش — با صد خلوصے با صد نیازے
یا در کشیدہ گفتہ "چہ خواہی" — اے مردِ مومن دل پاک بازے
گفتم کہ ہستی اے ماہِ خوبی — گفتا "مدانی بندہ نوازے"
گفتم چہ ریزی خونِ جاناں — گفتا کہ "ناداں اینست نازے"
گفتم کہ "میرم از سوزِ ہجراں" — گفتا "مر عاشق لازم نیازے"
گفتم "نہادم خواب از سرِ خود" — گفتا کہ "اینک اول نمازے"
گفتم "ز دردت نالہ بر آید" — گفتا "مبارک سوزے وسازے"
گفتم "فدائی؟" گفتا "نیستم" — گفتم "چہ وطنت" گفتا "حجازے"
گفتم "شفیعِ محمود ہستی" — گفتا کہ "آنم و اشرف ایازے"

گفتم کہ "اشرف را سر بریدی"
گفتا کہ "آرے شد سرفرازے"

غزل

جناب سعادت نظیرؔ ایم۔ اے

آج جو اہلِ وفا داخلِ زنداں ہوں گے — کل وہی اک نئی تاریخ کا عنواں ہوں گے
ظلمتِ شب میں بڑھیں لے کے جو امیدِ سحر — مشعلِ راہِ تجسس وہی انساں ہوں گے
دار پر کھینچتے ہیں، کھینچ دیں مظلوموں کو — اور بھی جوہرِ کردار نمایاں ہوں گے
ذوقِ حق، ذوقِ نظر، ذوقِ عمل، ذوقِ یقیں — کل فروغِ بشریت کے یہ ساماں ہوں گے
روشنی "تیرہ شکن"، مہرِ تبسم بردوش — اب یہی صبحِ دل افروز کے عنواں ہوں گے
جن سے وابستہ ہے اقوام کی تقدیر نظیرؔ — مردِ میدانِ عمل ایسے ہی انساں ہوں گے